حافظ محمد اقبال رنگونی مانچسٹر

بوسنیا کی حالتِ زار اور اقوام متحدہ کا مذموم کردار

مقالہ ہذا ندرے تاخیر سے موصول ہوا مگر موجودہ حالات میں بھی اس کی ضرورت واہمیت اتنی ہی باقی ہے جتنی کہ لکھتے وقت تھی، اس لیے من وعن شریک اشاعت ہے۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر بطروس غالی نے خبردار کیا ہے کہ اگر بوسنیا کے سارے فریق جنگ و ل سے باز نہ آئے تو انہیں مجبوراً اپنی امن فوج کو واپس بلا لینا ہوگا اس کے بعد جو کچھ بھی پیش آئے اس کے ردار بوسنیا کے ہر فریق ہوں گے۔ (بہفت روزہ ٹائم انٹرنیشنل)

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی تائید کرتے ہوئے برطانوی وزیر اعظم جان میجر، وزیر دفاع مالکم رفکین ۔ یر خارجہ ڈگلس ہرڈ نے علی الاعلان یہ بیان دیا ہے کہ موجودہ صورت میں برطانوی فوجوں کا وہاں رہنا خطرناک ہے لیے انہیں ہفتہ عشرہ میں بلانے پر غور کر لیا جائے گا۔

گذشتہ دو ہفتوں سے بوسنیا کا مسئلہ پھر سے عالمی خبروں کا موضوع بن چکا ہے۔ برطانوی اخبارات اور ر ذرائع ابلاغ میں اسے نمایاں طور پر جگہ دی گئی ہے۔ برطانوی اور امریکی رپورٹر مسلسل کہے جا رہے ہیں کہ ام متحدہ اور نیٹو (NATO) بوسنیا میں امن کی فضا قائم کرنے میں قطعی طور پر ناکام ہو چکا ہے۔ سرب ریت مسلسل بڑھتی جا رہی ہے اور متحدہ یورپ کے زعماء نہایت خاموشی کے ساتھ قتل وغارت کے ں منظر کو دیکھ رہے ہیں۔ بوسنیا کے مسئلے میں ناکامی کا ذکر کرتے ہوئے امریکہ کے نئے اسپیکر مسٹر گنگوش ے ایک انٹرویو میں کھل کر اقوام متحدہ کو اس کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ بہاچ نامی شہر اقوام متحدہ ے طے کردہ "محفوظ علاقہ" ہونے کے باوجود سرب فوجیوں کے حملے کی زد میں ہے۔

(سی این این ۵ / دسمبر)

بہاچ نامی شہر جس میں مسلمانوں کی کثیر تعداد اس امید پہ ہجرت کر کے آگئی کہ اقوام متحدہ نے اس کو محفوظ ا نہ قرار دے دیا تھا جس کا معنیٰ وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ اب اس شہر پر سرب درندے حملہ نہیں کریں گے نہ ے کے گھر تباہ ہوں گے نہ ان کے مکانات پر گولہ باری ہوگی۔ نہ یہاں آگ وخون کی ہولی کھیلی جائے گی۔ اور

اگر آئندہ سرب نے اس طرف بُری نگاہ ڈالی تو اقوام متحدہ خود سامنے بڑھ کر سرب درندوں کے ہاتھ کاٹ لے گی۔ لیکن ان کی ساری امیدوں پر پانی اس وقت پھر گیا جب سرب فوجوں نے چاروں طرف سے اچانک حملہ کر دیا۔ ان کے لڑاکا طیارے بمباری کرتے رہے۔ ان کے ٹینک آگ کے گولے برساتے رہے۔ ان کے ٹینک آگ کے گولے برسانے رہے۔ پہاڑوں کی اونچائی سے بہاج کے مسلمانوں پر گولیوں کی بوچھاڑ ہوتی رہی ہر گھنٹہ بعد خبروں میں یہ بتایا جانے لگا کہ اب بہاج سرب ہاتھوں میں پہونچ رہا ہے۔ اقوام متحدہ کے فوجی کچھ کر نہیں سکتے۔ دنیا نے یہ بھی دیکھا کہ بہاج کے مسلمان نہتے ہونے کے باوجود لڑتے رہے۔ کمزور ہتھیاروں کے ذریعہ بہاج کا دفاع اور سرب کا مقابلہ ہوتا رہا۔ بوسنیا کے صدر علی عزت بیگووچ۔ بوسنیا کے نائب صدر اور اقوام متحدہ میں بوسنیا کے سفیر اقوام متحدہ اور نیٹو کو اس کا ذمہ دار قرار دیتے ہوئے مطالبہ کرتے رہے کہ اس محفوظ علاقہ کی حفاظت کی جائے۔ یہاں ہونے والی تباہی روک دی جائے۔ اقوام متحدہ اپنے وعدوں کو لاج رکھے۔ نیٹو اپنے بیان پر کچھ تو شرمائے۔ لیکن مجال ہے کسی کو شرم آئی ہو۔ امریکی حکام نے سیاسی اتار چڑھاؤ کی بناء پر متحدہ یورپ پر دباؤ ڈالا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ متحدہ یورپ کے لڑاکا طیاروں نے سرب علاقے کے ایک رن وے (RUNWAYS) کو اپنے حملہ کا نشانہ بنایا لیکن انہیں یہ حکم دیا جا چکا تھا کہ اس حملہ کا مقصد محض چند گڑھے کرنے ہیں۔ سرب ہوائی جہازوں اور ان کے ٹینکوں کو نشانہ بنانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ تاکہ دنیا کو یہ تاثر دیا جا سکے کہ متحدہ یورپ اب اس جارحیت کو برداشت کرنے والا نہیں۔ اور امریکہ اور یورپ کے سیاسی اتار چڑھاؤ اور کشیدگی کو بھی دور کیا جائے اور روس کے صدر بورس یالتسن کو خوش کر دیا جائے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا متحدہ یورپ کے اس حملے کے بعد سرب رہنما اور ان کے فوجی بہاج شہر پر حملہ کرنے سے باز آگئے؟ نہیں! سرب رہنما RADOVAN KARADZIC نے ببانگ دہل اعلان کیا کہ ہم اس حملے کا بھرپور جواب دیں گے اور متحدہ یورپ کے خلاف کاروائی کرنے پر غور کیا جائے گا۔ متحدہ یورپ کے خلاف کاروائی تو کیا ہوتی۔ بہاج شہر پھر سے زبردست گولہ باری کا نشانہ بن گیا۔ ہر طرف آگ کے شعلے بھڑک اٹھے۔ سینکڑوں زخمی اور ہلاک ہوئے۔ اقوام متحدہ کے زیر اہتمام پہنچایا جانے والا امدادی قافلہ سرحد پر روک دیا گیا اور اعلان کیا گیا کہ یہ ہے جوابی کاروائی؟ اب آپ ہی سوچیں اس حملہ کے نتیجہ میں کس نے نقصان اٹھایا اور کس کو فائدہ پہونچا۔ اقوام متحدہ سے جب بھی کسی نے پوچھا کہ یہ کیوں ہو رہا ہے۔ کیا کوئی ایسی کاروائی نہیں ہو سکتی جس کے ذریعہ ہمیشہ کے لیے جارح کو سبق مل جائے۔ پھر سے وہ سبق کیوں نہیں پڑھایا جاتا جو عراق کے صدر کو پڑھانے کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ اس کا جواب کیا ملا؟ یہی کہ اگر ہم نے کاروائی کی تو اقوام متحدہ کی امن فوجوں پر آنچ آئے گی۔ امدادی کاموں میں رکاوٹ پیش آسکتی ہے۔ اور پھر ہم یہاں صرف امن کے لیے آئے ہیں کسی اور مقصد کے لیے نہیں؟ اقوام متحدہ کے فوج کے

برطانوی سربراہ جنرل روس (ROSE) سے سرب فوجوں کے خلاف کاروائی کرنے کے لیے مطالبہ کیا گیا تو اس نے کہا کہ ہم یہاں امن کے لیے آئے ہیں۔ اگر ہم کسی کی طرف داری کرلیں تو اس کا مقصد خود کو اس جنگ میں دھکیل دینا ہوگا بہاج پر سرب حملوں سے ہمیں انتہائی مایوسی اور افسوس ہوا ہے۔" اقوام متحدہ کے ترجمان نے بات ٹالنے کی غرض سے یہ بیان دیا کہ ہم اس محفوظ علاقہ کی حفاظت کرنے میں ناکام ہوگئے ہیں۔

iTS QUAE CLEAR THAT WE HAVE FAiLED TO DETER AN ATTACK ON THE SAFE AREA" TIME iNT 5/12/94

"متحدہ یورپ نے یہاں تک کہا کہ ہمارے لڑاکا طیارے سرب ہتھیاروں کے خلاف کاروائی کے لیے جاچکے تھے لیکن سخت اندھیروں کے باعث ہم مطلوبہ ٹارگٹ پر حملہ نہ کرسکے۔"

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ متحدہ یورپ کے پاس جدید قسم کے لڑاکا طیارے نہیں ہیں۔ اور ان کے تمام طیارے تکنیکی صلاحیتوں سے محروم ہیں۔ معلوم نہیں عراق کی تباہی کے لیے طیارے کس سے منگوائے گئے تھے؟

پاکستان کی وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے جب اقوام متحدہ اور برطانوی وزیراعظم جان میجر سے اس بات کا مطالبہ کیا کہ سربوں کے خلاف فوجی کاروائی کی جائے۔ اس کے جواب میں برطانوی وزیراعظم نے کھل کر یہ کہہ دیا کہ یہ مطالبہ قابل تسلیم نہیں ہے۔ اور یہ مطالبہ مسئلے کا حل نہیں ہے، فضائی حملے آبادی کو تحفظ نہیں دے سکتے نہ مسائل حل کرسکتے ہیں، رہا اسلحہ کی ترسیل پر سے پابندی ہٹانے کا مطالبہ تو اس سے تنازع میں اضافہ ہوگا اور اقوام متحدہ کے زیر انتظام امدادی ٹیموں کے کاموں میں رکاوٹ پیش آئے گی۔ (جنگ ۳۰ نومبر ۹۴ء)

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطروس غالی بوسنیا کے سارے فریق سے ملاقات کرنے اور امن منصوبہ کو کامیاب بنانے کے لیے مختصر دورہ پر سرائیوو آئے یہاں انہوں نے صدر علی عزت بیگوچ سے ملاقات کی۔ اخباری رپورٹروں کے دریافت کرنے پر بطروس غالی نے کہا کہ یہ اجلاس بہت اچھا رہا تاہم کچھ چھوٹے اختلافات ہیں جن پر آئندہ گفتگو ہوگی۔ لیکن بوسنیا کے صدر نے اس وقت یہ بیان دیا کہ اختلافات معمولی نہیں بلکہ غیر معمولی ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ صدر عزت بیگوچ نے بطروس غالی کی پالیسیوں کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہوگا اور اقوام متحدہ کی ناکامیوں بلکہ شرارتوں پر سخت احتجاج کیا ہوگا۔ بعد ازاں سرب لیڈر KARADZic سے ملاقات طے تھی لیکن سرب لیڈر نے بطروس غالی سے ملنے پر انکار کردیا۔ جس پر بطروس غالی نے کہا کہ مجھے سرب لیڈر کی اس حرکت سے بہت مایوسی ہوئی ہے۔ اگر اسی طرح کے حالات رہے تو اقوام متحدہ اپنی فوجوں کو واپس بلانے پر غور کرے گا۔

سرب لیڈروں کی مسلسل زیادتیوں اور جارحیت کے باوجود اقوام متحدہ اور متحدہ یورپ کے زعماء کا یہ فیصلہ

کہ ان کی فوجیں واپس بلالی جائیں گی۔ ہمارے لیے کوئی حیران کن اعلان نہیں ہے۔ لیکن کم از کم دنیا یہ ضرور جان گئی ہے کہ ظالم کا ہاتھ پکڑنے کا دعویٰ کرنے والوں نے مظلوموں کے ہاتھ کس طرح باندھ رکھے ہیں۔ وہ کونسا ظلم ہے جو امن کے نام پر بیان نہیں کیا گیا؟ وہ کونسا وعدہ ہے جسے پورا کرنے کے لیے متحدہ یورپ نے عملی قدم اٹھایا؟ وہ کون سا شہر ہے جسے محفوظ علاقہ قرار دینے کے بعد سرب بمباری سے بچایا گیا ہو؟ ہم بار بار بتلا چکے ہیں کہ بوسنیا کے مسلمانوں کو مجبور و بے سہارا کرنے اور ظالمانہ و سفاکانہ طریقوں سے ختم کرنے میں تنہا سرب لیڈر اور ان کے فوجی نہیں ہیں، تمام اسلام دشمن قوتیں بالخصوص متحدہ یورپ شریک ہے۔ یہ انہی کی آپس کی ملی بھگت کا نتیجہ ہے کہ بوسنیا کے مسلمان گزشتہ تین سالوں سے مسلسل مصائب و آلام کا شکار ہیں۔ پاکستان میں بوسنیا کی سفیر ساجدہ سلاجک کا مبنی برحقیقت یہ بیان ملاحظہ کیجیے۔

> آزادی سے پہلے ملک میں ہر ادارہ سربوں کے ہاتھ میں تھا، ریڈیو اسٹیشن ذرائع ابلاغ اور تمام اخبارات انہی کی تحویل میں تھے چنانچہ انہوں نے سوچا کہ جارحیت کی صورت میں وہ دو ماہ کے اندر ہمیں ختم کر ڈالیں گے ...... اتحادیوں کے تعاون سے ..... میرا مطلب ہے برطانوی، فرانسیسی اور روسی حکومتیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ پوری طرح سربوں کی پشت پناہ ہیں اب تک برطانوی اور فرانسیسی حکومتیں کھلم کھلا ان کی مدد کرتی رہی ہیں۔

اقوام متحدہ کی فوج کے کردار کے بارے میں ان کا کہنا ہے کہ۔

> امن و سلامتی کا قیام ان کی ذمہ داری ہے جو اس وقت عنقا ہے ہمارا تحفظ کرنے اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کو عملی جامہ پہنانے کے بجائے وہ بس داغے گئے گولوں اور مقتولین شمار کرتے رہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ پہلے انہیں خود اپنا تحفظ کرنا ہوتا ہے لہٰذا ہم ان سے مطمئن نہیں۔ ہم اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندہ یاسوسی اکاشی کے کردار سے بھی مطمئن نہیں۔ اکثر موقع پر وہ سربوں کی حمایت کرتے رہتے ہیں۔ (اردو ڈائجسٹ لاہور ستمبر ۹۴ء)

حالات و واقعات اس بات کے شاہد ہیں جسے محترمہ ساجدہ سلاجک بیان کر رہی ہیں۔ حال ہی میں ہنگری کے دارالحکومت بڈاپسٹ میں یورپی سمٹ کا انعقاد ہوا۔ جس میں یورپ، امریکہ اور روس کے صدور اور وزراء شریک ہوئے۔ اجلاس میں بوسنیا کا مسئلہ بھی زیر بحث آیا۔ مجال ہے کہ کسی نے بہاچ شہر پر سرب بمباری کی مذمت میں کوئی بیان دیا ہو۔ یا کوئی قرارداد پاس کی گئی ہو۔ اخباری اور ٹی وی کے نمائندوں نے اپنی رپورٹ میں واضح کیا کہ بوسنیا کے مسئلہ پر یہ رہنما قطعی طور پر کوئی رول ادا کرنے میں ناکام ہو چکے ہیں۔ گویا دوسرے لفظوں میں سربیا کے ہاتھ کھلے چھوڑ دیے گئے ہیں کہ جس طرح چاہیں جہاں چاہیں بوسنیا کے مسلمانوں اور ان کے شہروں پر

روائی کرتے رہیں۔ بوسنیا کے دوسرے شہر تو اپنی جگہ۔ خود سرائیوو پر سرب فوجوں کے گولی چلانے اور انہیں خوفزدہ
بتے کی ابتداء ہو چکی ہے۔ برطانوی ٹی وی "آئی ٹی وی" نے اپنی خبروں میں بتایا کہ سرائیوو پر دو دشمن کا حملہ تیز ہونے
ا ہے ایک سردی اور برف باری کا۔ اور دوسرا سرب فوجوں کا۔ کہ جو شہر کے کناروں سے شہر کے مصروف ترین
ڈ پر گولیاں چلاتے رہیں گے جس کی زد میں بوڑھے، عورتیں اور بچے آئیں گے۔ گذشتہ کل دو بوڑھے مرد اور ایک
رت ان کا نشانہ بن بھی چکے ہیں۔ اس کے باوجود ہنگری میں بیٹھے یہ یورپ کے زعماء اور امریکہ و روس اجلاس بوسنیا
ے سلسلے میں کوئی ایسا فارمولا تیار نہ کر سکے جس سے سرب جارحیت کا خاتمہ ہو جائے، اجلاس میں بوسنیا کی مسلم
ومت کے رہنماؤں نے بھی خطاب کیا اور یورپ کی اس پالیسی پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ۔

عالمی برادری نے جارح کے آگے ہتھیار ڈال دیئے ہیں اور میرے ملک کی تقسیم کو تسلیم کیا جا رہا ہے انہوں نے کہا کہ بوسنیا کے عوام سے دھوکہ کیا گیا ہے۔ بوسنیا کی حکومت چاہتی تھی کہ سمٹ میں سربوں کے خلاف سخت بیان جاری کرتے ہوئے بہاج پر ان کے حملوں کی زبردست مذمت کی جائے لیکن روس نے بیان پر اتفاق رائے کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرتے ہوئے اسے ویٹو کر دیا۔ (جنگ لندن ۷/دسمبر ۹۴ء)

بوسنیا کے صدر عزت بیگ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ۔

نااہلی ہچکچاہٹ اور بعض اوقات مغرب کی بدنیتی کے باعث جنگ طویل ہوتی جا رہی ہے انہوں نے کہا کہ اس کا نتیجہ اقوام متحدہ کی رسوائی نیٹو کی تباہی اور یورپ کی بدنامی کی صورت میں نکلے گا۔

(جنگ ۸/دسمبر ۹۴ء)

عین اس وقت جب کہ سرب درندے بہاج پر مسلسل گولے برسا رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کی املاک اور ان کی جانیں برباد اور ہلاک ہو رہی ہیں بجائے اس کے کہ اقوام متحدہ پوری قوت کے ساتھ سرب درندوں اور ان کے ہتھیاروں کو نشانہ بنائے، الٹا یہ اعلان کر رہے ہیں کہ سربوں کے اس حملے میں چونکہ اقوام متحدہ کی فوج پھنس چکی ہے اس لیے ان کا انخلاء لازمی ہو گیا ہے۔ اس فیصلے کو عملی جامہ دیتے ہوئے فوری طور پر ۴۰۰ فوجیوں کو بہاج شہر سے واپس بلا لیا گیا۔ اور مزید فوجیوں کو ۲۴ گھنٹے کے اندر نکال لیا جائے گا۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ سرب بہاج شہر کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں۔ اور مسلمانوں کو قتل کرتے ہوئے پورے شہر پر قبضہ کر لیں۔ اور اقوام متحدہ یہ کہتے ہوئے فخر محسوس کرے کہ چونکہ سرب فوجوں نے امن فوجیوں کو نشانہ نہیں بنایا اس لیے ہم سرب کے خلاف کارروائی نہیں کر سکتے۔ کہ اس سے علاقہ میں امن کا منصوبہ خطرے میں پڑ سکتا ہے۔ BBC کے تبصرہ نگار کا کہنا ہے کہ ان فوجیوں کے انخلاء سے پتہ چلتا ہے کہ اقوام متحدہ بوسنیا کے مسئلے سے دامن چھڑانا چاہتی ہے (جنگ ۸/دسمبر) جب کہ ہمارے نزدیک

دامن چھڑانے کے بجائے یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ اقوام متحدہ بہاچ شہر کے مسلمانوں کو سرب درندوں کے دامن سے وابستہ کر دینا چاہتی ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اقوام متحدہ ضرور مداخلت کرتی اور مزید فوجی کمک بھیج کر اپنے ہی طے کردہ "محفوظ علاقہ" کی حفاظت کے لیے پوری قوت استعمال کرتی نہ کہ بچے کھچے فوجی واپس بلا لیتی۔ جب کہ انہیں یہ اچھی طرح معلوم بھی ہو کہ سرب رہنما ابھی تک امن منصوبہ اور یورپ کا تیار کردہ نقشہ بار بار مسترد کرتے چلے آئے ہیں۔ اور ملکہ جان میجر کے بقول امن کے کام میں رکاوٹ پیدا کرنے والے بوسنیائی سرب ہیں۔ پھر بھی ان کے خلاف کچھ نہ کرنا آخر کس ذہن کی غمازی کرتا ہے؟ کیا یہ بات واضح نہیں ہوتی کہ یہ سب مل کر ایک چھوٹے اور کمزور ملک کو ہر لحاظ سے اس قدر برباد اور تباہ کرنا چاہتے ہیں کہ دوسری اسلامی ریاستوں کے لیے عبرت کا نمونہ بن جائے۔

عالم اسلام کے رہنماؤں کو ان حالات کا پورا پورا علم بھی ہے۔ لیکن نہ بول سکتے ہیں نہ کر سکتے ہیں۔ اور موجودہ حالات میں ہمیں امید بھی نہیں کہ دنیا کے یہ مسلم حکمران صلاح الدین رح اور محمد بن قاسم رح کا کردار ادا کر سکیں۔ ان سے اب درخواست ایک مذاق ہی معلوم ہوتی ہے۔ ہم ان سے صرف یہی کہنا چاہتے ہیں کہ خدارا اپنی کانفرنسوں اور بیانات میں بوسنیا میں "دیر کر لیں گے۔ وہ کر لیں گے۔" کا فضول نعرہ نہ ہی لگائیں تو بہتر ہے۔ کیونکہ آپ نہ یہ کر سکتے ہیں اور نہ وہ کر سکتے ہیں۔ آپ کا کام صرف دیکھنا۔ اور قرار دادیں پاس کرنا رہ گیا۔ ان مظلوم مسلمانوں کو اپنے حال پر چھوڑ دیجئے۔ اللہ ان کا حامی و ناصر ہو جائے گا۔ آپ کے لیے بس یہی ایک پیغام ہے۔ وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم۔

(بقیہ ص ۲۲ سے)

فیقول

انت انت

ویلبسه التاج

(رواه ابن حبان)

ابلیس فرط مسرت سے اعلان کرتا ہے!

ہاں! ہاں! تم ہی وہ مرد میدان اور مستحق انعام و اکرام شیطان ہو جس نے ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان ہی کے ہاتھوں قتل کروا دیا۔ اور ایک گھر کو تباہ کر دیا اور قاتل کے گھنے کے لیے نئے خطرات اور مصائب کا دروازہ کھول دیا ——— تم کامیاب ہو اور ——— آؤ۔ آؤ ہم تمہارے اور تمہارے دوسرے ساتھی جس نے دوسرے مسلمان کو "شرک" کے گڑھے اور گہرے گٹر میں پھینک دیا۔ آج سب کے سامنے تمہارے سروں پر فخر و کامیابی کے تاج پہناتا ہوں ——— چنانچہ ان دونوں کو اس کامیابی پہ تاج پہنا دے گا۔